نظام عدل ریگولیشن کے نفاذ کے حوالے سے سوالات و جوابات

روزنامہ جنگ ملتان نے نظام عدل ریگولیشن سے متعلق چند سوالات کیے،
ناظم اعلیٰ وفاق نے اس کے مختصر اور پر اثر جوابات دیے جو نذر قارئین ہے

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

سوالات

سوال نمبر 1: کیا نظام عدل ریگولیشن آئین کے تحت قائم کئے جانے والے عدالتی نظام سے متصادم ہے یا ہم آہنگ؟

سوال نمبر 2: ایک غیر منتخب تنظیم سے معاہدہ، کیا جمہوری اداروں کے استحکام کا باعث ہوگا؟

سوال نمبر 3: اگر نظام عدل واقعی انصاف فراہم کرسکتا ہے تو پورے صوبے یا ملک میں اس کا نفاذ عوام کے حق میں ہوگا؟

سوال نمبر: 4: نظام عدل ریگولیشن کے نفاذ سے آپ آئندہ ملک میں کس قسم کی صورت حال دیکھ رہے ہیں؟

سوال نمبر 5: اس سے سپریم کورٹ اور پشاور ہائیکورٹ کے اختیارات متاثر ہوں گے؟

جوابات

جواب نمبر 1......: 1969ء سے قبل پاکستان سے الحاق کرنے والی ریاستوں میں یہی نظام قائم تھا، جسے اب

عدل ریگولیشن کا نام دیا گیا ہے۔ وہاں اس نظام کی بدولت عوام کو سستا اور فوری انصاف میسر تھا۔ اب بھی اس نظام کو عوامی پذیرائی اسی وجہ سے حاصل ہے کہ یہ لوگوں کے دل کی آواز ہے۔ حکومت کا فرض عوام کو انصاف مہیا کرنا ہے۔ عدل وانصاف کا حصول ہر شہری کا حق ہے اور یہ حق اسے آئین فراہم کرتا ہے اس لحاظ سے فوری اور سستے انصاف کے اس نظام کو آئین یا آئین کے تحت قائم کئے جانیوالے عدالتی نظام سے متصادم قرار نہیں دے سکتے بلکہ یہ آئین سے ہم آہنگ ہے۔

جواب نمبر 2:...... جب منتخب صوبائی حکومت نے عوام کے مطالبہ اور امن وامان کی بحالی کی خاطر ایک تنظیم سے معاہدہ کیا تو اسے خود بخود آئینی اور جمہوری حیثیت حاصل ہوگئی، اس کے بعد ملک کی پارلیمنٹ نے اس کی منظوری دے کر مہر تصدیق ثبت کردی۔ یہ اقدام نہ صرف پارلیمنٹ کے استحکام کا سبب ہے بلکہ اس سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ خودمختاری اور آزادی کی طرف بڑھ رہی ہے اور یہی اصل جمہوریت ہے۔

جواب نمبر 3:...... ہم تو یہی کہتے ہیں کہ اگر کسی نظام کی بدولت ملک کے ایک حصے کو سستا اور فوری انصاف ملتا ہے تو آئین وقانون کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اسے پورے پاکستان میں نافذ کرنا چاہئے، تاکہ پورے ملک کے عوام کو ہمارے پیچیدہ وطویل عدالتی نظام سے نجات ملے اور انصاف بھی فوری طور پر فراہم ہو۔

جواب نمبر 4:...... اس کے اثرات ان شاء اللہ العزیز بہت اچھے مرتب ہوں گے۔ یہ کوئی نیا نظام نہیں ہے قیام پاکستان سے 1969ء تک بھی یہ کام کرتا رہا ہے۔ ریاستوں کے عوام اس کی بدولت مطمئن تھے۔ عوام کو سستا انصاف مہیا ہو تو اس سے کسی کو کیا تکلیف ہے؟

جواب نمبر 5:...... پشاور ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ ملک کی اعلیٰ عدالتیں ہیں وہ ہر قسم کے مقدمات دیکھتی ہیں، نظامِ عدل ریگولیشن کے تحت عدالتیں محدود اور معمولی نوعیت کے مقدمات کی سماعت کریں گی۔ ان کے خلاف اپیل ان سے اوپر شرعی عدالت میں چلی جائے گی وہ بھی اسی نظام کے تحت کام کرے گی اس نظام کا اصل نکتہ یہ ہے کہ دیوانی اور معمولی نوعیت کے مقدمات میں عوام کو سالہا سال تک پریشان رہنے سے نجات مل جائے گی، لیکن خدشہ یہ ہے کہ جو طاقتیں اس ملک کے اسلامی تشخص کے خلاف ہیں وہ اس نظامِ عدل ریگولیشن کے خلاف پروپیگنڈہ مہم چلا کر عوام کو گمراہ کرنے کی پوری کوشش کریں گی۔ اب میڈیا کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ ایک مفید نظام کی حمایت سے صرف اس لئے صرف نظر نہ کرے کہ یہ آواز مذہبی لوگوں کی ہے۔

☆☆☆